ماشاء الله لا قوة الا بالله

بفضل خالق لباس و ستر نسخه نصیحة العوام و تنبیه الخواص مشهور به

CHECKED - 1963

CHECKED

رسالہ ستر

باہتمام حاجی غفران محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد حسن حاجی ... ن مرحوم

در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید

Checked
1987

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اوس خالق کو جسنے کپڑا واسطے ستر عورت کے بنایا اور اپنے کلام پاک مین حکم ستر عورت کا خُذُوا زِینَتَکُمۡ عِندَ کُلِّ مَسۡجِدٍ سنایا اور درود اور سلام اوس رسول مقبول اور اوسکے آل و اصحاب پر جنهون نے چراغ ہدایت کا شاہراہ یقین مین جلایا اور خلق اللہ کو ظلمات کفر اور تاریکی بدعت اور ضلالت سے بچایا بعد حمد اور صلوۃ کے لکھتا ہی خادم العلما المفتقر الی اللہ الاحد فخر الدین احمد القادری النقشبندی الالہ آبادی کہ اکثر مومنین اور مومنات اس زمانہ کے مسائل ستر عورت سے کہ کھولنا اوسکا نزدیک شارع کے حرام ہی واقف نہین اور جو واقف اور آگاہ ہین اونکی توجہ اور عنایت جانب محو بدعت اور عادات جاہلیت کی مصروف نہین اسواسطے یہ رسالہ مختصر اور عجالہ سوجز اردو زبان مین کہ مفید عوام اور منبّہ خواص اور کافۂ انام کا ہی لکھکر بنا اسکے ایک مقدمہ اور دو فصل اور ایک خاتمہ پر رکھی اور نام اسکا نصیحۃ العوام اور منبہ الخواص رکھا اللّٰھم اجعلہ کاسمہ مفیدًا للعوامّ ومنبّهًا للخواصّ وکافّۃ الانام بحرمۃ سیّدنا محمّد وآلہ واصحابہ الکرام

مقدمہ بیان معنی ستر مین جاننا چاہیے کہ ستر بالفتح چھپانے کو کہتے ہین اور ستر بالکسر پردہ ستارہ بالکسر مانند اوسکے ہی ستار نام ایک پہاڑ کا ہی اور عورت اندام شرم آدمی کو کہتے ہین اور اوس چیز کو جسکے دکھلانے اور دیکھنے سے شرم آوے و عورات جمع عورت ہی کذا فی الصراح

فصل پہلی بیان فرضیت ستر عورت اور اوسکے وجوب اور استحباب اور مباح اور مکروہ مین اللہ صاحب نے آٹھوین سیپارے قرآن مجید اور گیارہوین رکوع مین ارشاد فرمایا خُذُوا زِینَتَکُمۡ عِندَ کُلِّ مَسۡجِدٍ یعنی ای اولاد آدم کے لے لو رونق ہر نماز کی وقت مولوی عبد القادر قدس سرہ نے اس آیہ کی فائدہ مین لکھا ہی اپنی رونق یعنی لباس نماز مین فرض ہی مرد کو کمر سے تا زانو ڈھانکنا

اور عورت کو سارا بدن نگر تو بدن کو ... اور بغل سے اوپر کھلنا معاف ہو اور کپڑا باریک جسمین بدن
یا بال نظر آوین معتبر نہین تمام ہوئی عبارت فائدہ کے راقم الحروف کہتا ہی کہ حاصل اس عبارت کا کہ کپڑا باریک
جسمین بدن یا بال نظر آوین معتبر نہین یہ ہی کہ جو کپڑا ایسا باریک ہو جسمین بدن یا بال نظر آوین نزدیک شارع کے
معتبر نہین یعنی ایسا کپڑا پھننا خلاف شرع اور عادات فسّاق سے ہی اور جو عورتین ایسا باریک کپڑا پھنتی ہین
اونہین کے حق مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کَاسِیَاتٌ عَارِیَاتٌ کپڑا پہنے ہین اور
ننگی ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کپڑا ستر نہ چھپاوے اوسکا پھننا مکروہ ہی کیونکہ پھننا اوس کپڑیکا
فرض ہی جو ستر کو چھپالے اور دور کرے گرمی اور سردی کو اور دلیل اوسکی فرضیت پر آیہ مذکورہ خُذُوا
زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ ہی کیون کہ انسان کو قدرت ادائے نماز پر بدون ستر عورت کی نہین اور بدو خلقت
سے متحمل گرمی اور سردی کا نہین ہو سکتا پس واسطے دفع گرمی اور سردی کی محتاج ہی جانب لباس کے پس ہوا
مانند کھانے اور پینے کے کہ دونو انسان کو ضرور ہین اور سزاوار ہی کہ ہو یہ لباس روئی اور کتان سے اور
متوسط ہو نفیس اور خسیس مین اور لائق ہی پھننا لباس غسیل کا تمام اوقات مین اور تکلف جدید کا نچاہیے
اور دوسرا لباس مستحب ہی اور وہ ستر عورت اور اخذ زینت ہی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُحِبُّ اَنْ یَّرٰی اَثَرَ نِعْمَتِہٖ عَلٰی عَبْدِہٖ ترجمہ اوسکا یہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے بیشک اللہ تعالی کو خوش آتا ہی دیکھنا آثار اپنے نعمتوں کا اپنے بندے پر اور تیسرا لباس مباح ہی
مانند پارچہ جمیل واسطے تزیین کے جمعہ اور عیدین اور محفلون مین پھننا وَقَدْ رُوِیَ اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
کَانَ لَہٗ جُبَّۃٌ یَلْبَسُہَا یَوْمَ عِیْدٍ ترجمہ اسکا یہ ہی اور تحقیق روایت کی گئی کہ بیشک تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے پاس ایک جبہ کہ اوسکو پھنتے تھے عید کے دن اور چوتھا لباس مکروہ ہی جیسا پھننا واسطے تکبر اور اترانے
کے اسکو اللہ صاحب نے آٹھوین سیپارے قرآن مجید کے دسوین رکوع مین ارشاد فرمایا یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا
عَلَیْکُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِکُمْ وَرِیْشًا وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِکَ خَیْرٌ ذٰلِکَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ لَعَلَّہُمْ
یَذَّکَّرُوْنَ ترجمہ اسکا یہ ہی اے اولاد آدم کے ہمنے اوتاری تمپر پوشاک کہ ڈھانکے تمہارے عیب اور
رونق اور کپڑے پرہیزگاری کے سو بہتر ہین یہ قدرتین ہین اللہ کے شاید وہ لوگ دھیان کرین اور
اس آیت کے فائدہ مین مولوی عبد القادر مرحوم نے یہ لکھا ہی یعنی دشمن نے جنت کے کپڑے تمسے
اوتروائے پھر ہمنے تمکو دنیا مین تدبیر لباس کے سکھادی اب ہی لباس پہنو جسمین پرہیزگاری ہو یعنی
مرد لباس ریشمی نہ پھنے اور دامن دراز نہ رکھے اور جو منع ہوا ہی سو نہ کرے اور عورت بہت باریک نہ پھنے
کہ لوگوں کو بدن نظر آوی اور اپنی زینت نہ دکھاوے تمام ہوئی عبارت فائدہ کی راقم الحروف کہتا ہی

که حاصل اس فائده کا یہ ہی کہ مرد کو لباس ابریشمی تقوی سے نہین یعنی مرد کو لباس ابریشمی پہننا حلال نہین جیساکہ
ہدایہ مین مرقوم ہی لَا یَحِلُّ لِلرَّجُلِ لُبْسُ الْحَرِیْرِ وَالدِّیْبَاجِ وَیَحِلُّ لِلنِّسَاءِ لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
نَهٰی عَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ وَالدِّیْبَاجِ وَقَالَ اِنَّمَا یَلْبَسُهٗ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ وَاِنَّمَا حَلَّ لِلنِّسَاءِ
بِحَدِیْثٍ اٰخَرَ وَهُوَ مَا رَوَاهُ عِدَّةٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ مِنْهُمْ عَلِیٌّ اَنَّ النَّبِیَّ عَلَیْهِ
السَّلَامُ خَرَجَ بِاِحْدٰی یَدَیْهِ حَرِیْرٌ وَبِالْاُخْرٰی ذَهَبٌ وَقَالَ هٰذَانِ مُحَرَّمَانِ عَلٰی ذُکُوْرِ اُمَّتِیْ
حَلَالٌ لِاِنَاثِهِمْ وَیُرْوٰی حِلٌّ لِاِنَاثِهِمْ تمام ہوئی عبارت ہدایہ کی ترجمہ اس عبارت کا یہ ہی کہ حلال
نہین مرد کو پہننا حریر اور دیبا کا اور عورتونکو حلال ہی کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا پہننے حریر
اور دیبا سے کہ دونو ابریشمی ہین اور فرمایا کہ تحقیق نہین پہنتا اوسکو مگر وہ شخص کہ جسکو نصیب نہین پہننا
اوسکا قیامت کے دن اور فقط حلال ہی عورتونکو پہننا اوسکا دوسری حدیث سے کہ اوسکو روایت کیا ہی
بہت صحابہ نے راضی ہو اللہ اون سب سے اونمین سے ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ ہین روایت کی علی
رضی اللہ عنہ نے کہ ایک روز حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برآمد ہوے اور آپ کے ایک ہاتھ مین حریر اور دوسرے
مین سونا اور فرمایا کہ یہ دونو حرام ہین میری امت کی مردون پر اور دونو حلال ہین اس امت کی عورتون پر
اور ایک روایت مین وارد ہی لفظ حل بجای حلال ان کی تمام ہوئی عبارت ترجمہ کی جاننا چاہیے کہ استعمال قلیل
اس لباس کا معفو ہی اور وہ مقدار تین یا چار انگشت جیساکہ بیل یا سنجاب لگانا حریر کا کیونکہ مروی ہی کہ تحقیق
منع فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہننے حریر سے مگر بمقدار دو انگشت یا تین یا چار اور ارادہ کیا
اعلام یعنی آنچل اور حضرت علی سے مروی ہی کہ آنحضرت پہنتے تھے جبہ سنجاب لگا حریر سے هكذا فی الهدایة
مسئلہ تکیہ حریر کا لگانا اور بستر حریر پر آرام کرنا جائز ہی نزدیک امام ابی حنیفہ رح کے اور کہا صاحبین نے
مکروہ ہی اور جامع صغیر مین فقط قول محمد رح کو ذکر کیا نہ قول ابی یوسف کو اور نزدیک صاحبین کے پہننا
لباس ریشمی اور دیبا کا حرب مین لا باس بہ ہی مسئلہ جس لباس کا بانا ریشم ہو اور تانا غیر اوسکا استعمال اوسکا
لڑائی مین لا باس بہ ہی اور مکروہ ہی سوائے لڑائی کے مسئلہ زیور سونے کا مردونکو پہننا جائز نہین جیسا
حدیث سابق سے معلوم ہوا اور حکم چاندی کے زیور کا بھی یہی ہی مسئلہ انگوٹھی چاندی کی اور کمربند
اور حلیة السیف چاندی کا جائز ہی اور اوسکی اباحت مین وارد ہین آثار اور اخبار اور جامع الصغیر مین لکھا ہی
کہ انگوٹھی نہ پہنے مگر چاندی کی یہ تصریح ہی اسپر کہ انگوٹھی پتھر اور لوہی اور تانبے کی حرام ہی حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ مین انگوٹھی تانبے کی دیکھکر فرمایا کیا ہی مجھکو کہ پاتا ہون مین تجھمین
بو بتونکی اور دوسرے کے ہاتھ مین انگوٹھی لوہی کی دیکھکر فرمایا کیا ہی مجھکو کہ دیکھتا ہون مین تجھپر لباس

دوزخیونکا مسئلہ انگوٹھی سونے کی مردون کو حرام ہی اور اگر کیل سونے کی نگینہ مین جڑی ہو تو لاباس بہ ہی مسئلہ باندھنا دانتون کا سونے کے تار سے ممنوع ہی اور چاندی کے تار سے جائز ہی نزدیک امام اعظم کے اور امام محمد نے سونے سے بھی جائز رکھا مسئلہ پہننا سونے اور حریر کا مکروہ ہی بچون کو یہ سب مسئلے ہدایہ مین مذکور ہین اور حاصل اس عبارت کا کہ مرد دامن دراز نہ رکھے یہ کہ ایسا لباس پرہیزگاری سے نہین بلکہ مکروہ ہی فِي الْغُنْيَةِ وَتَطْوِيلُ الذَّيْلِ مَكْرُوهٌ لِأَنَّهُ وَرَدَ فِي الْأَثَرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِزْرَةُ الْمُسْلِمِ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ وَلَا حَرَجَ وَلَا جُنَاحَ فِيمَا بَيْنَ الْكَعْبَيْنِ وَمَا كَانَ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ یعنی غنیۃ الطالبین مین مذکور ہی کہ دراز کرنا دامن کا مکروہ ہی جیسا کہ حدیث مین وارد ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ازارین مسلمان کی نصف پنڈلی تک چاہیین اور اسمین کچھ حرج نہین اور اگر دونون کعب کے بیچ مین ہون تاہم جائز ہی اور جو نیچے ہون دونون کعب سے پس وہ باعث آتش دوزخ ہی اور جو کھینچے اپنی ازار کو تکبر سے اللہ اوسکی جانب نظر نہین کرتا یعنی اوس سے بیزار ہی اور حاصل اس عبارت کا کہ عورت بہت باریک نہ پہنے کہ لوگون کو بدن نظر آے اور اپنی زینت نہ دکھاے یہ ہی کہ عورتونکو بہت باریک کپڑا پہننا مکروہ ہی کیونکہ وہ ساتر نہین اور جو مرد ایسا لباس پہنے وہ فاسق اور اگر عورت پہنے تو وہ فاسقہ ہی كَمَا فِي الْغُنْيَةِ وَيُكْرَهُ لُبْسُ مَا شَفَّ مِنْهُ الْأَبْدَانُ مِنَ الثِّيَابِ وَإِنْ شَفَّتْ مِنْهُ الْعَوْرَةُ كَانَ فَاسِقًا یعنی غنیۃ الطالبین مین لکھا ہی کہ مکروہ ہی پہننا اوس لباس کا کہ ظاہر ہو اوس سے بدن اور اگر کھلے اوس سے ستر عورت تو پہننے والا اوس کا فاسق ہی اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر عورت پہنے تو وہ فاسقہ ہی کیونکہ اوسکی نسبت تاکید پردہ اور ستر کی زائد ہی نسبت مرد کے **فائدہ** جالی کی کرتیان چھوٹی ہون یا بڑے اور جالی کے دوپٹے عورتونکو پہننے حرام ہین کیونکہ لوگون کو بدن نظر آتے ہین اور زینت اونکی نمودار ہوتی ہی اور جو کپڑا کہ خلاف عادات اپنی قبائل اور عشائر اور اہل بلد کی ہو اوسکے پہننے سے احتراز اور تنزیہ لازم ہی جیسا کلی دار پایجامہ پہننا کہ یہ لباس عادات عشائر اور قبائل شرفا اور اہل تقوی سے نہین بلکہ استعمال اسکا عادات قبائل اور عشائر فساق سے ہی اور جیسی پہننا لباس انگریزی کہ یہ لباس عادات اہل بلاد اپنے سے نہین زنان صالحات اور رجال صالحین اور متقین کو لازم ہی احتراز اور اجتناب ایسے لباسون سے كَمَا فِي الْغُنْيَةِ وَأَمَّا الْمُتَنَزَّهُ عَنْهُ فَهُوَ كُلُّ لِبْسَةٍ يَكُونُ بِهَا مُشْتَهِرًا بَيْنَ النَّاسِ كَالْخُرُوجِ عَنْ عَادَةِ أَهْلِ بَلَدِهِ وَعَشِيرَتِهِ اور فائدہ سابقہ سے معلوم ہوا کہ جو جامہ ساتر نہو اوسکا پہننا ممنوع ہی ظاہر ہی کہ پایجامہ کلی دار قطع نظر ممنوعات شرعیہ اور قبائح سابقہ کی خوب ساتر نہین پس ایسا پایجامہ پہنے کہ وہ ساتر زیادہ اور ممنوع ہو اور یہ وہ پایجامہ ہی کہ اوپر سے فراخ اور نیچے سے تنگ ہو جیسا کہ استعمال اوسکا عادات عرب سے ہی آخر

شارع نے بھی اوسکی مدح کی فِي الْغُنْيَةِ وَقَدْ مَدَحَ الشَّارِعُ السَّرَاوِيلَ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّرَاوِيلُ نِصْفُ الْكِسْوَةِ وَهِيَ فِي حَقِّ الرِّجَالِ آكَدُ وَيُكْرَهُ تَوْسِيعَهُ بِوَاسِكِهِ وَتَضْيِيقُهَا اَوْلَى وَاَحَبُّ لِاَنَّهُ اَسْتَرُ لِلْعَوْرَةِ وَقَدْ رُوِيَ اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُتَسَرْوِلَاتِ یعنی غنیہ مین مذکور ہی کہ تحقیق مدح کی شارع نے پایجامہ کی بقول نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سراویل آدھا لباس ہی اور وہ مردون کے حق مین موکد تر ہی اور مکروہ ہی وسیع رکھنا پایچون کا اور تنگ پہننا اولی اور محبوب تر ہی اسواسطے کہ زیادہ چھپاتا ہی عورت کو اور بتحقیق روایت کی گئی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا اللہ بخش دے تو پایجامہ پہننے والون کو جاننا چاہیے کہ آنحضرت نے پایجامہ پہننے والون کے مغفرت چاہی اور معلوم نہین کہ آپ پہنا یا نہین محقق دہلوی نے شرح سفر السعادت مین لکھا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سراویل پہننے مین اختلاف ہی بعضون نے جزم اور یقین کیا اسپر کہ آنحضرت نے اوسکو نہین پہنا اور شمنی نے شرح شفا مین لکھا کہ آنحضرت نے اوسکو پہنا ہی لیکن خرید فرمانا آنحضرت کا سراویل کو معلوم اور متفق ہی چنانچہ جامع الاصول مین حدیث ترمذی اور ابی داود سے نقل کیا اور مشکوۃ مین احمد اور ابن ماجہ اور دارمی سے روایت کی کہ یہ خرید کرنا سراویل کا مکہ مین تھا اور ابی علی موصلی نے اپنی مسند مین بسند ضعیف ابے ہریرہ سے روایت کی کہا ابے ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک روز مین ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بازار مین گیا آنحضرت نے چار درم کو سراویل خرید کے اور اہل سوق کو ایک وزان یعنی تولنے والا کہ کھینچتا تھا قیمتون کو مقرر تھا آنحضرت نے اوسکو فرمایا کھینچ اور چرب تر کھینچ اوس مرد وزان نے کہا کہ مینے کسی سے نہین سنا کہ قیمت کی دینے مین یہ کلمہ کہے اوسوقت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا واہی تجھہ پر کہ پہچانتا نہین اپنے پیغمبر کو یہ سنتے ہی مرد وزان ترازو کو اپنے ہاتھ سے اگرا کر کھڑا ہوا تا دست مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چومی آنحضرت نے دست مبارک اپنا اوس سے کھینچکر فرمایا کہ یہ عادت عجمیون کی ہی کہ ساتھہ اپنے پادشاہ کے کرتے ہین اور مین پادشاہ نہین بلکہ ایک مرد ہون جنس تمھاری سے پھر آنحضرت سراویل لیکر روانہ ہوئی ابو ہریرہ رض کہتے ہین کہ مینے چاہا کہ اوسکو آنحضرت کی دست مبارک سے لے لون اور اوسکو اوٹھالے چلون اوسوقت آنحضرت نے فرمایا کہ ساتھ اوٹھانے متاع اپنے کے صاحب متاع سزاوار تر ہی مگر وہ کہ ضعیف ہو اور اوٹھا نہ سکے پس اوسوقت بھائی اوسکا مدد اور یاری اوسکی کرے کہا مینے یا رسول اللہ آپ پہنتے ہین ازار کو فرمایا ہان پہنتا ہون حضر اور سفر مین اور رات اور دن مین اسواسطے کہ مین مامور بستر ہون اور نہین پاتا ساتر زیادہ اس سے کوئی جامہ اور ابن حبان اور طبرانی اور دار قطنی اور عقیلی نے بھی اس حدیث کو روایت کیا مگر باسانید ضعیفہ اور مدار اس حدیث کا یوسف بن زیاد واسطے پر ہی اور وہ ضعیف ہی بالجملہ خرید کرنا ازار کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح اور ثابت ہی

اور ابن قیم نے کتاب ہدی النبی مین لکھا کہ ظاہر یہ ہی کہ خرید نا واسطے پہننے کے تھا مروی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے سراویل پہنے اور اصحاب بھی زمان شریف مین بافن آنحضرت کے پہنتے تھے اور بخاری ترجمہ مین لایا
اور کہا باب السراویل ولیکن کوئی حدیث اوسکے پہننے پر نہ لایا اسواسطے کہ صحیح نہین ہوا اوس طریق اور شرطے
کہ نزدیک اوسکے معتبر تہی اور منقول ہی کہ جس روز امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا ازار پہنے تہی اور
مروی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اختیار کرو پہننے سراویلات کو کہ وہ تمہارے کپڑون مین ساتر
ترین ہی اور محصن اور محفوظ کرو اپنی عورتونکو اوس سے جب کہ باہر آوین یعنی ازار اونکی ساتھ مناسب تر اور
لائق تر ہی وقت باہر آنے کے ہکذا نقل ایضا بعض المصنفین اور جمع الجوامع مین سیوطی نے امیر المومنین
علی رضی اللہ عنہ سے روایت باین لفظ کی ہی کہ فرمایا امیر المومنین رض نے کہ مین بقیع مین روز باران نزدیک آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھا تہا کہ ایک عورت گدہی پر سوار گذری اوپر اوسکے کچھ بوجہ تھا اوس گدہی نے
لغزش کی اور زمین نشیب مین گرا اور وہ عورت بھی گری زمین پر اوسوقت اوس سے منہ اپنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے پھیر لیا لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ عورت سراویل پوش ہی پھر سبب منہ پھیرنے کا کیا ہی اوسوقت
آنحضرت نے فرمایا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُتَسَرْوِلَاتِ مِنْ اُمَّتِي يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّخِذُوا السَّرَاوِيلَاتِ فَاِنَّهَا مِنْ
اَسْتَرِ ثِيَابِكُمْ وَحَصِّنُوا بِهَا نِسَاءَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْعُقَيْلِيُّ فِي الضُّعَفَاءِ وَابْنُ عَدِيٍّ فِي الْاَدَبِ
وَالدَّيْلَمِيُّ فِي مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ اور کہا کہ ابن جوزی اس حدیث کو موضوعات مین لایا ولیکن صواب نکیا اور
حدیث نزدیک میرے ثابت ہی بطریق متعددہ واللہ اعلم تمام ہوا ترجمہ عبارت شرح محقق کا مسئلہ فتاوے
سراج المنیر مین ترغیب الصلوۃ سے نقل کیا ہی کہ اگر ایک عورت کپڑا باریک یا تنگ پہنتے ہی کہ اوس سے اندام
اوسکا نظر آتا ہی یا اوڑہنے باریک اوڑہتے ہی کہ اوس سے بال اوسکے نمودار ہوتے ہین گو کہ وہ مکان تاریک
مین ہو کہ اوس جا کوئی نہو اور نماز پڑہی نماز اوسکی جائز نہین اسواسطے کہ ستر عورت واسطے حرمت نماز کے ہی
تنبیہ انسان کو لازم ہی کہ قمیص پہنے گندہ نہ باریک جیسا آیہ سابقہ سے مفصلا معلوم ہوا اور حدیث مین
وارد ہی کہ مَنْ رَقَّ ثَوْبُهُ رَقَّ دِينُهُ یعنی جس شخص کا کپڑا باریک ہوا اوسکا دین بھی باریک اور رقیق ہوا
اور سبب اسکا تکبر ہی کہ حاصل ہوتا ہی رقت ثوب سے اور ترک زہد لذات اور شہوات سے اور ترک مجاہدہ سے
کہ وہ اصل دین ہی اور لائق ہی کہ قمیص بلا پیوند کے نہ اوتارے کہ وہ سنت ہی اور جو اوتارے اوسکو فقیر کو دے
تا کہ ہووے اللہ کے حرز مین اور وقت پہننے قمیص کے یہ دعا پڑہی کہ مسنون ہی اَللّٰهُمَّ اَنْتَ كَسَوْتَنِي هٰذَا
الْقَمِيصَ اَوِ الرِّدَاءَ اَوِ الْعِمَامَةَ اَسْاَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ
مَا صُنِعَ لَهٗ اور پارچہ سفید پہنے کہ وہ محبوب ہی سب رنگون سے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

اور تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پہنتے تھے سبز اور صوف اور زینت کے ستر عورت کی اور تزیین واسطے دوستی مسلمانون کے اور ہر شی کی پہننے مین بدایت بہ یمین کرے اور اوتارنے مین بدایت بہ یسار اور شروع بہ بسم اللہ اور انتہا بہ تحمید کرے اور پایجامہ بیٹھ کے پہنے تو آفت سے محفوظ رہی اور عمامہ باندہی کیونکہ عمامہ نسبت عرب کی ٹوپیان ہین نسبت عجم کی اور اوسمین وقار ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ عمامہ پہنو تا زیادہ کرے عقل اور بزرگی کو عمامہ فارق ہی درمیان ہمارے اور مشرکون کے اور ایک روایت مین عمامہ فارق ہی درمیان کفر اور ایمان کے اور دیا جاویگا ایک نور عوض ہر پیچ دستار کے دن قیامت کو کہ پہیرتا ہی اوسکو مرد سرپر دو رکعت نماز بہ عمامہ بہتر ہی ستر رکعت بی عمامہ سے نفل ہو یا فرض پگڑی باندہ کے آؤ مساجد مین کہ پگڑیان ٹوپی مسلمانون کی ہین لازم پکڑو پگڑیان کہ وہ سیماے ملائکہ ہی پروردگار تعالی نے مدد کی میری روز بدر اور حنین کے ملائکہ سے کہ پگڑیان پہنے تھے کذا فی شرح سفر السعادت اور شملہ بقدر یک بالشت کے بین الکتفین چھوڑے یا موضع قعود یا نصف ظہر تک رکھے اور یہ متوسط مرضی اور محبوب ہی اور کل مروی ہی اور پارچہ جدید شب جمعہ یا جمعہ کو پہنے اور خوشبو ملے اور طیب کو رد نکرے کہ یہ مروی ہی اور محبوب تر مرد کو وہ خوشبو ہی کہ رنگ اوسکا مخفی ہو اور خوشبو اوسکی ظاہر اور عورت کو بالعکس اسکے چاہیے کذا فی عین العلم

فصل دوسری بیچ بیان مقدار ستر عورت کی زن اور مرد سے اور بیان مقدار غلیظہ اور خفیفہ اور اوسکے کہلنے کی ممانعت مین اور شرط ستر اوسکی ہین اور بیان مین اس امر کے کہ جو ساتر نہ پاے تو کیا کرے

جاننا چاہیے کہ آدمی دو قسم ہین ایک مرد اور دوسری عورت اور عورت بہی دو قسم ہی ایک بی بی اور دوسری لونڈی عورت مرد زیر ناف سے تا زیر زانو ہی مگر امام احمد کے نزدیک چھپانا ایک دو شانے کا بہی شرط ہی اور نزدیک امام مالک کے عورت فقط قبل اور دبر ہی اور جو کہ عورت مرد ہی وہی عورت لونڈی کا ہی گو کہ وہ لونڈی خنثی یا مدبرہ یا مکاتبہ یا ام ولد ہو مگر لونڈی کا پیٹ اور پیٹھ بہی عورت ہی اور دو پہلو اوسکے اور عورت بی بی گو کہ خنثی ہو تمامی بدن اوسکا ہی سواے منہ اور دو ہتیلی اور قدمین کی اور عورت سے دو ہین ایک غلیظہ اور دوسری خفیفہ غلیظہ مانند قبل اور دبر اور گرداگرد اوسکے اور خفیفہ سواے اوسکے تمامی اعضا کذا فی الدر المختار و خزانۃ المفتین

مسئلہ ایک لونڈی نماز پڑہتی ہی اوس حالت مین اوسکے مولی نے اوسکو آزاد کیا اگر اوسنے حتی الامکان اپنا ستر کیا نماز اوسکی صحیح ہوئی اور اگر ستر نکیا نماز اوسکی ناروا ہوئی گو وہ لونڈی اپنے آزادی سے آگاہ ہو یا نہو

مسئلہ کہا شوہر نے زوجہ سے کہ اگر پڑہی تو نے نماز صحیح تو حرہ ہی پہلے پڑہنے نماز صحیح سے پہر پڑہی اوسنے نماز بلا قناع کے وہ آزاد ہو گئے اور لغو ہوئی قبلیت اور عورت بی بی کا گو کہ وہ خنثی ہی تمام بدن اوسکا ہی حتی کہ بال اوسکا سر سے نیچی لٹکا ہی اوپر مذہب صحیح کے مگر منہ اور دو ہتیلی عورت نہین اور پشت کف عورت ہی علی المذہب اور

قدمین بھی عورت ہین علی المعتمد اور آواز اوسکی عورت ہی اور رجحان اسیکو ہی اور دونون کہنیان عورت ہین قول مرجوح پر مسئلہ منع کی جاتی عورت جوان کہولنے منہ سے مردون مین گو کہ منہ ستر نہین مگر اسمین خوف فتنہ ہی جیسا کہ چہونے اور مس کرنے منہ مین گو کہ مرد محفوظ الشہوت ہو کیونکہ مس اغلظ ہی کہلنے منہ سے اور اسی جہت سے ثابت ہوئی حرمت مصاہرت کی مسئلہ جائز نہین نظر جانب منہ عورت جوان کے شہوت سے جیسا جائز نہین نظر جانب امرد کے شہوت سے کیونکہ حرام ہی نظر جانب ان دونون کی جسوقت کہ شک ہو شہوت مین لیکن اگر شہوت نہو تو مباح ہی گو کہ وہ شکیل اور جمیل ہو کما اعتمدہ الکمال اور کہا کہ حلت نظر موقوف ہی ساتھہ ہونے شہوت کے باوصف اس بات کے کہ منہ عورت سے نہین ہکذا فی الدر المختار اور اشباہ و نظائر مین لکہا ہی کہ دخول عورتون پر پندرہ برس تک جائز ہی مسئلہ ممنوع ہی کہولنا چوتھائی عضو کا عورت غلیظہ اور خفیفہ سے بقدر ادائے رکن کے عورت غلیظہ قبل اور دبر اور جو گرداگرد ان دونون کی ہی اور خفیفہ جو سوائے اسکے ہو مرد اور عورت جیسے کہلنا چوتھائی پنڈلی یا پیٹ یا ران یا دبر یا بال اوسکے سر کا جو لٹکتا ہی یا چوتھائی ذکر مفرد یا انثیین کا مانع جواز نماز ہی کذا فی شرح الوقایۃ والدر المختار فائدہ جاننا چاہیے کہ شرط چھپانا عورت کا غلیظہ ہو یا خفیفہ غیر سے ہی گو کہ یہ چھپانا حکمی ہو جیسی مکان تاریک مین نہ چھپانا اپنے ستر کو آپ سے اور یہی مفتی بہ ہی مسئلہ اگر دیکھا مصلی نے اپنے ستر کو نماز فاسد نہوئی گو کہ یہ دیکھنا مکروہ ہی ہکذا فی الدر المختار مسئلہ ایک شخص نے کرتا پہنے نماز پڑہی کہ وہ کشادہ جیب ہی نماز اوسکی جائز ہوئی گو کہ نظر اوسکی وقت رکوع کے واقع ہوئی ستر عورت پر کیونکہ عورت اوسکا اوسکے حق مین عورت نہین اور اگر واقع ہوئی نظر اوسکی ستر غیر پر تو بھی نماز جائز ہوئی نہ فاسد ہکذا فی خزانۃ المفتین مسئلہ پستان عورت کی جب کہ نہو بلند وہ تابع سینہ ہی یعنی جبکہ چوتھائی سینہ کہلا نماز فاسد ہوئی اور اگر ہو کبیرہ وہ متبوع بنفسہا ہی یعنی اگر وہ چوتھائی کہلے بلا سینہ کے تو بھی نماز فاسد ہوئی کذا فی السراجیۃ مسئلہ عورت نے دونون ہاتھہ اوٹھائے واسطے شروع نماز کے پھر کہلا دونون آستینون اسکی سے پیٹ اوسکا یا دونون پہلو اوسکے درست نہوا شروع نماز مین مسئلہ کہلنا چوتھائی کان واحد یا پستان واحد کا مانع جواز نماز ہی کیونکہ یہ عضو تام ہی مسئلہ کہلا نمازی کا تھوڑا سا بال اور تھوڑی سے ران اور تھوڑی سی پنڈلی اور پیٹہ اور پیٹ کہ اگر اوسکو جمع کیجیے تو مقدار چوتھائی بال یا ران یا چوتھائی پنڈلی کی ہوئی ایسی صورت مین جائز نہوئی نماز اوسکی کیونکہ کل اوسکا عورت واحد ہی کہا صاحب قدوری نے یہ تصحیح ہی دوام پر اور لوگ اس سے غافل ہین ایک یہ کہ معتبر نہین جمع بالاجزا و جیسا چھٹا حصہ یا ساتوان حصہ بلکہ معتبر بالقدر ہی دوسری یہ کہ کہلنا کل عضو سے اگر پہنچی مقدار چوتھائی چھوٹی کل عضو سے تو مانع جواز نماز ہی حتی کہ اگر کہلا نوان حصہ کان یا پنڈلی سے جائز نہوئی نماز کیونکہ کہلا مقدار چوتھائی کان سے کذا فی القنیۃ مسئلہ نمازی نے مقدار ماذکر ناستر کرکے نماز پڑہی تو گنہگار ہوا کیون کہ اوسنے بالکل ترک زینت کی اور وہ زینت پر مامور ہی

کذا فی المحیط **فائدہ** مضمرات مین فقیہ ابی جعفر سے نقل کی کہ مستحب مرد کو قمیص اور ازار اور عمامہ ہی اور عورت کو قمیص اور اوڑہنی اور مقنعہ **مسئلہ** ایک آدمی نے سر کہلے نماز پڑہی بسبب حرارت اور تخفیف کی نماز اوسکی مکروہ ہوئی اور اگر واسطے خشوع اور تضرع کی پڑہی تو لا باس ہی کذا فی الحاوی اور عنایہ مین لکہا ہی کہ مطلقاً مکروہ ہی **مسئلہ** ایک شخص نے نماز پڑہی کرتا پہنے کہ کشادہ جیب ہی بلا تہ بند کی نماز جائز ہوئی گو کہ وہ دراز ریش نہو وہو المختار کذا فی التتر خانیہ **مسئلہ** ایک شخص نے نماز پڑہی پائجامہ پہنے اور سوائے اوسکے دوسرا کپڑا بدن پر نہین اور کہلا اوس سے مقدار چوتہائی کے درمیان ناف اور عانہ کے فاسد ہوئی نماز اوسکی کذا فی السراج المنیر منقولا عن الینابیع **مسئلہ** ایک شخص کا ستر کہلا نماز مین اور اوسنے فی الفور چہپا لیا نماز اوسکی بالاجماع جائز ہوئی کیونکہ کثیر الانکشاف زمان قلیل مین عفو ہی جیسے قلیل الانکشاف زمان کثیر مین عفو ہی اور اگر ادا کیا ایک رکن مع الانکشاف پہر چہپا یا بدن کو فاسد ہوئی نماز اوسکی بالاجماع اور اگر نہ ادا کیا لیکن درنگ کی اسقدر کہ ممکن ہی ادای رکن اوسمین پہر چہپا لیا اس صورت مین نزدیک ابی یوسف رح کے نماز فاسد ہوئی اور نزدیک امام محمد رح کے فاسد نہوئی **مسئلہ** اگر مصلی نہ پاوے ساتر نماز بیٹہ کر پڑہی جیسا نماز مین بیٹہتا ہی اور عند البعض دراز کرے دونون پاؤنکو اور اشارہ کرے رکوع اور سجود مین اور یہ افضل ہی کہڑے ہو کر پڑہنے سے کہ رکوع اور سجود اوسمین کرتا ہی اور کہڑے ہو کر باشارہ پڑہنے سے بلا رکوع وسجود کیونکہ ستر مقصود تر ہی اولے ارکان سے کذا فی الدر المختار **مسئلہ** اگر مباح کیا گیا واسطے نمازی کے ایک کپڑا اگو یہ اباحت بعاریت ہو اسوقت مین قدرت اوسکی کپڑے پر ثابت ہوئی اور اصح یہی ہی اور اگر ایک شخص نے وعدہ عطای کپڑے کا کیا چاہیے کہ منتظر اوسکا رہی جب تک کہ خوف فوت نماز ہو ہذا ہو الاظہر جیسا امیدوار پانی اور کپڑے اور طہارت مکان کو انتظار چاہیے **سوال** اگر کپڑا بثمن مثل ہم پہنچے تو مول لینا لازم ہی یا نہین **جواب** سزاوار اور لائق مول لینا ہی کذا فی الدر المختار **مسئلہ** اگر پایا نمازی نے ساتر کہ کل اوسکا نجس ہی یا اقل چوتہائی سے طاہر ہی مستحب ہی نماز اوسکی اوس مین اور جائز ہی اشارہ جیسا سابق گذرا اور واجب کہا امام محمد نے پہننا اوسکا اور مستحسن جانا اسرار مین اور اسی کے قائل ہین ایمہ ثلاثہ اور اگر چوتہائی طاہر ہو تو واجب ہی اوسکو پہنکر پڑہنا کیونکہ طہارت چوتہائی بمنزلہ طہارت کل کے ہی اور یہ اوس صورت مین ہی کہ اگر نپاوی پانی کہ زائل کرے نجاست کو یا کم کرے اوسکو پس واجب ہی پہننا دونون مین اوس کپڑے کا کہ قلیل النجاست ہو اور ضابطہ اس مین یہ ہی کہ جو مبتلا ہو دو بلاؤن مین اگر دونون برابر ہین اختیار ہی اوسکو کہ جسکو چاہی اختیار کرے اور اگر مختلف ہون خفیف تر اختیار کرے کذا فی الدر المختار **مسئلہ** اگر پاوی حرّہ بالغہ ساتر کہ چہپاوے بدن اوسکا ساتہ چوتہائی سر کے واجب ہی چہپانا دونون کا پہر اگر سر کہلا تو اعادہ کرے نماز بخلاف مراہقہ کی کیونکہ جب ساقط ہوا ستر اوسکا بعذر رق کے تو بعذر سقوط اوسکا اولی ہی اور اگر ہو ساتر کہ چہپاوی اقل چوتہائی سر سے تو ستر اوسکا واجب نہین بل مستحب ہی کہ

اور اگر پاوی مکلف ساتر کہ چہپاوی بعض ستر کو واجب ہی چہپانا اوسکا ذکر کیا اسکو کمال نے اور حلبی نے اپنے یادہ کیا
اور کہا گو کہ وہ ساتر قلیل ہو لیکن یہ عبارت مقتضی وجوب ستر ہی مطلقا مصلی مراہق ہو یا مکلف فتامل کذا فی
الدر المختار **مسئلہ** اگر کپڑا اتنا ہی کہ آگا اور پیچہا دونوں چہپے تو دونوں چہپائی اور اگر اتنا نہو تو کیا کرے کہا بعض نے
کہ پیچہا چہپائی کیونکہ کہلنا اوسکا افحش ہی رکوع اور سجود مین اور کہا بعض نے کہ آگا چہپای یہ دونوں روایت بحر مین
بلا ترجیح مذکور ہین اور نہر الفائق مین لکہا ہی ظاہر خلاف اولویت مین ہی اور مفاد علت مذکورہ کا یہ ہی کہ اگر مصلی نے
پڑہی نماز باشارہ تو متعین ہوا چہپانا آگے کا پہر ران پہر پیٹ عورت کا اور پیٹھ اوسکی پہر زانو پہر باقی برابر **مسئلہ**
اگر نہ پائے مکلف مسافر وہ چیز کہ زائل کرے اوس سے نجاست یا کم کرے بسبب دور ہونے ایک میل کے یا واسطے
پیاس کے تو اوسکو ننگے نماز پڑہی پانگا اور اوسپر اعادہ نماز نہین یہ حکم مسافر کو ہی اور مقیم کو ساتر شرط ہی گو کہ
مالک اوسکا نہو ہکذا فی الدر المختار **فصل تیسری** بیچ بیان لباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جاننا چاہیے
کہ اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام جامہ پنبہ دار پہنتے اور کبہی پشمینہ یا کتان اور سوائے اسکے جو میسر
ہوتا لباس سے اوسپر اکتفا فرماتے مثل جبہ اور قبا اور پیراہن و زیر جامہ اور ردا اور موزہ و نعل مشارق الانوار مین
قاضی عیاض نے نقل کیا کہ جُبّہ پارچہ مقطوع اور دوختہ کو کہتے ہین جامع ترمذی مین لکہا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے جبہ رومیہ پہنا کہ آستینین اوسکی تنگ تہین اور ایک روایت مین جبہ شامیہ تنگ آستین کہ وہ
صوف سے تہا اور دست مبارک اوس سے نکال کر وضو کیا یعنی نہایت تنگ تہا اور وارد ہی کہ اوسکو آنحضرت نے
سفر مین پہنا تہا اور حدیث دوسری کہ اوسکو مسلم نے اسماء بنت ابی بکر سے روایت کیا کہ آنحضرت باہر لائی جبہ
طیالسیہ کسروانیہ کہ زیر بغل اور ہر دو شق اوسکے آگے اور پیچہے دیبا سے سی تہی اور کہا اسماء بنت ابی بکر نے
کہ یہ جبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اوسوقت تہا جسوقت آنحضرت نزدیک عائشہ رضی اللہ عنہا کی تہی
اور جب عائشہ رضی اللہ عنہا نے وفات پائی وہ جبہ مجکو ملا اور آنحضرت اوسکو پہنتے تہے اور اب مین اوسکو دہو کر
بیمارون کو دیتی ہون تو شفا پاوین **فائدہ** اس حدیث سے کئی فائدے نکلے ایک یہ کہ جبہ تنگ آستین
کہ اوسکے بلا اوتارے وضو ممکن نہو پہننا اوسکا سنت ہی دوسرے یہ کہ پارچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا اور کسی
کامل کا تبرکا دہو کر پینا یا پلانا باعث شفا ہی بیمار ہی تیسرا فائدہ یہ کہ پہننا اوس کپڑے کا کہ سیا ہوا دیبا سے
اور زیادہ چار انگشت سے نہو تو جائز بل سنت ہی جاننا چاہیے کہ قمیص محبوب ترین جامہا ہی آنحضرت کا تہا اور
آستین اوسکی بند دست تک تہی اور اوسمین تکمی لگے تہے اور جیب اوسکا بالای سینہ تہا جیسا کہ اب متعارف
تمام دیار عرب ہی اور کبہی آنحضرت عذبہ یعنی شملہ میان دو شانہ چہوڑتے اور کبہی عمامہ بی عذبہ پہنتے اور
کبہی نیز بر گردن شملہ چہوڑتے اور فضیلت عمامہ فصل اول مین مذکور ہوئی اور یہ بہی پوشیدہ نہ ہی کہ شملہ

رکھنا عمامہ مین سنت ہی لیکن دوام نہین ترمذی نے شمائل مین ابن عمر سے روایت کی ہی کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبکہ عمامہ پہنتے سدل کرتے یعنی ایک طرف عمامہ کو ارسال کرتے اور روایت مسلم مین یہ ہی کہ چھوڑتے طرف عمامہ کو میان دو شانہ اپنی کے اور اسی نے عمرو بن حریث سے روایت کی ہی کہا حریث نے کہ دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر اور تھے سر مبارک پر دستار سیاہ کہ چھوڑا تھا طرف اوسکی کو میان دو شانہ کی اور مسلم نے بھی جابر سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ معظمہ مین تشریف لائے اور عمامہ سیاہ پہنے تھے اس حدیث مین ذکر شملہ کا نہین اس جا سے معلوم ہوا کہ وہ ہمیشہ نہ تھا لیکن بعضون نے کہا ہی کہ وقت آنے مکہ معظمہ کے قصد قتال تھا اور خود سر مبارک پر تھا اسوقت مین ارسال نکیا اور ہر موطن اور مقام مین وہ کیا کہ مناسب وقت تھا کذا فی مواہب اللدنیہ

خاتمہ بیان مین اس بات کے کہ مستورات اپنے گھر مین رہین اور محل زینت اور اوسکی ستر دین جانا چاہیے کہ عورتونکو لازم ہی کہ اپنے گھرون مین رہین اور بلا ضرورت گھرون سے باہر نہ آئین اور بالاخانہ پر نہ چڑہین کہ لوگ اونکو دیکھین اور گھر کے باہر نظر نہ ڈالین باپ اور بھائی اور بیٹا اونکے باہر جانے پر راضی نہون اور شوہر اذن نہ دے مگر سات جگہ پہلے واسطے عیادت والدین اور اونکی تعزیت کے دوسری بنابر ملاقات محارم اور اونکی عیادت کی تیسری دودھ پلانے کے لیے اگر عورت قابلہ اور دایہ ہو چوتھی واسطے غسل میت کے اگر وہ غسالہ ہو پانچوین واسطے طلب ایک حق کے کہ دوسری پر ہو چھٹے واسطے ادای حق غیر کے کہ اوسپر ہو ساتوین حج اور طلب علم دین ضروری کے لیے اوس صورت مین کہ اوسکے گھر مین مرد فقیہ نہو اور سوائے ان سات محل کے اگر نکلی تو اذن دینے والا اور راضی ہونے والا عاصی اور گنہگار اور بدکردار ہو کذا فی المضمرات فی کتاب النفقات فی عین العلم وَيَلْزِمُ الْمَرْأَةُ قَعْرَ الْبَيْتِ وَلَا تَرْقَعُ عَلَيْهِ وَلَا تَنْظُرُ اِلٰى خَارِجِ الْبَيْتِ فَنَظْرُهَا اِلَى الرِّجَالِ فِتْنَةٌ وَاُمِرَتْ اُمُّ سَلَمَةَ بِالْاِحْتِجَابِ عَنِ الْاَعْمٰى وَلَا بَاْسَ بِالْخُرُوْجِ فِيْ مُهِمِّ الدِّيْنِ یہ ماخوذ ہی آیہ قرآنی سے کہ اللہ صاحب نے قرآن مجید مین فرمایا وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ آخر آیت تک شوہر کو جائز نہین کہ عورت کو اذن دے واسطے زیارت یا عیادت اور تعزیت اور مہمانی نامحرمون کی کہ اونکے ساتھہ نکاح اوس عورت کا جائز ہو اور اگر نامحرمون کے گھر جائی تو عورت اور شوہر اوسکا دونون گنہگار ہون کذا فی المحیط شوہر کو لازم ہی کہ عورت کی اطاعت نکرے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ طَاعَةُ النِّسَآءِ نَدَامَةٌ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ طاعت عورتون کی ندامت اور پشیمانی ہی ولنعم ما قال **نظم** طاعت زن مکن اگر مردی ٭ زانکہ دارد خیال شیطانی ٭ ہر کہ در طاعت زنان کوشد ٭ حاصل او بود پشیمانی ٭ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَعِسَ عَبْدُ الزَّوْجَةِ تَعِسَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ یعنی ہلاک مین ہی بندہ زن و بندہ درم عورتونکو گھر سے نکلنا واسطے سیکھنے شرائع اور علوم دین کے جائز ہی بشرطیکہ مرد فقیہ گھر مین نہو مانند

باپ بھائی بیٹے کے اگر یہ لوگ نہون تو گھر سے باین عنوان باہر آوے کہ چادر کہنہ سر سے اوڑہی اور نیچے اوسکے پارچۂ غلیظ مانند کملی کے ہو اور منہ پر نقاب باندھی اور کوئی چیز اپنے منہ مین لے کہ بات نہ نکلے اور عصا ہاتھہ مین مانند بڑھیون کی لیکر واسطے سیکھنے علم شریعت اور احکام دین کے گھر سے باہر نکلے کذا فی ترغیب الصلوۃ مردون کو لازم ہی کہ تعلیم علوم دینیہ ضروریہ عورتونکو کرین مانند طہارت و غسل و صوم و صلوۃ و حیض و نفاس اور سوای اسکے اور اگر نہ سکھاوین تو گنہگار ہونگے جیسا کہ اللہ صاحب نے فرمایا یَاۤ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا یعنی اے ایمان والو بچاؤ تم اپنے ذاتونکو اور اپنے اہل و عیال کو آتش دوزخ سے وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهٖ فَالْاِمَامُ الَّذِیْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰۤى اَهْلِ بَیْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ رَاعِیَةٌ عَلٰى بَیْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِیَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَّعِیَّتِهَا وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَیِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ جاننا چاہیے کہ نکلنا عورتون کا باہر اپنے گھر سے واسطے نوحہ یا اور معاصی کے حرام ہی اور اسیطرح نکلنا اونکا شادیون مین بن ٹھن کر واسطے دیکھنے غیر محرمون کے اور لہو و لعب کرنا اور کلمات شہوت انگیز اور ہنسی اور مزاح نامحرمو نسے کرنا اور گانا آواز بلند سے اور بجانا ڈہول اور دف اور جمیع آلہ لہو و طرب کہ شہوت انگیز اور فتنہ خیز ہو اور باتین ناشایستہ کہنا اور جہانکنا دلہن دولہا کو شب زفاف مین یہ سب حرام ہی زنان عفیفہ اور پارسا کو احتراز اور تقوی ایسی چیزون سے لازم ہی لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام كُلُّ لَهْوِ الْمُسْلِمِ حَرَامٌ اِلَّا ثَلٰثَةً مُلَاعَبَةُ اَهْلِهٖ وَتَادِیْبُهٗ لِفَرَسِهٖ وَمُنَاضَلَتُهٗ بِقَوْسِهٖ یعنی تمام لہو اور بازی مسلم کی حرام ہی مگر تین لہو ایک لہو و لعب کرنا اپنی بی بی سے دوسری لہو جو اپنے گھوڑے کے ساتھہ کرتا ہی یعنی اوسکو ادب سکھاتا ہی تیسری لہو وہ ہی جو تیر اندازی مین کرتا ہی وَلِقَوْلِهٖ تَعَالٰى یَاۤ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ یعنی ای ایمان والو ہنسی اور مزاح نکرے ایک قوم دوسری سے لگتے ہی یہ بات کہ قوم دوسری بہتر ہو قوم پہلے سے وَفِی الدُّرِّ الْمُخْتَارِ مَنْقُوْلًا عَنِ السِّرَاجِ وَدَلَّتِ الْمَسْئَلَةُ عَلٰۤى اَنَّ الْمَلَاهِیَ كُلَّهَا حَرَامٌ وَیَدْخُلُ عَلَیْهِمْ بِلَا اِذْنِهِمْ لِاِنْكَارِ الْمُنْكَرِ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَصَوْتُ اللَّهْوِ وَالْغِنَاءِ یُنْبِتُ النِّفَاقَ فِی الْقَلْبِ كَمَا یُنْبِتُ الْمَاءُ النَّبَاتَ قُلْتُ وَفِی الْبَزَّازِیَّةِ اِسْتِمَاعُ صَوْتِ الْمَلَاهِیْ كَضَرْبِ قَصَبٍ وَّنَحْوِهٖ حَرَامٌ لِقَوْلِهٖ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِسْتِمَاعُ الْمَلَاهِیْ مَعْصِیَةٌ وَّالْجُلُوْسُ عَلَیْهَا فِسْقٌ وَّالتَّلَذُّذُ بِهَا كُفْرٌ اَیْ بِالنِّعْمَةِ فَصَرْفُ الْجَوَارِحِ اِلٰى غَیْرِ مَا خُلِقَ لِاَجْلِهٖ كُفْرٌ بِالنِّعْمَةِ لَا شُكْرٌ فَالْوَاجِبُ كُلُّ الْوَاجِبِ

اَنْ یَّجْتَنِبَ کَیْلَا یَسْمَعَ لِمَا رُوِیَ اَنَّہٗ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَدْخَلَ اِصْبَعَہٗ فِیْ اُذُنَیْہِ عِنْدَ سَمَاعِہٖ
وَاَشْعَارُ الْعَرَبِ لَوْ فِیْہَا ذِکْرُ الْفِسْقِ تُکْرَہُ انتہی اَوْ لِتَغْلِیْظِ الذَّنْبِ کَمَا فِی الْاِخْتِیَارِ اَوْ لِلْاِسْتِحْلَالِ کَمَا
فِی النِّہَایَۃِ اور حرام ہی کھولنا محل زینت کو آگے نامحرمونکے اور دکھانا اوسکا اللہ صاحب نے کلام مجید کے
اٹھارویں سیپارے سورہ نور میں فرمایا وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِھِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَھُنَّ
وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ اِلَّا مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِھِنَّ عَلٰی جُیُوْبِھِنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ اِلَّا
لِبُعُوْلَتِھِنَّ اَوْ اٰبَآئِھِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِھِنَّ اَوْ اَبْنَآئِھِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِھِنَّ اَوْ اِخْوَانِھِنَّ اَوْ بَنِیْٓ اِخْوَانِھِنَّ اَوْ بَنِیْٓ
اَخَوٰتِھِنَّ اَوْ نِسَآئِھِنَّ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُنَّ اَوِ التّٰبِعِیْنَ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَۃِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ
الَّذِیْنَ لَمْ یَظْھَرُوْا عَلٰی عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِھِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِھِنَّ
وَتُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا اَیُّہَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ مولوی عبد القادر صاحب مرحوم نے اس آیہ کریمہ کے
فائدہ میں لکھا ہی سنگار میں سے کھلی چیز یا ایسی چیز کو کہا جیسے چٹی کپڑے اور نئی پاپوش یا یہ کہا عورت کو
منہ تھوڑا سا اور ہاتھہ کی اونگلیاں اور پاؤ کا پنجہ کھولنا درست ہی ناچاری کو پھر ہاتھہ کی مہندی کہدی کی
یا آنکھہ کا کاجل یا اونگلی کا چھلا اور باقی بدن اور گہنا ڈہانکنا ضرور ہی غیر سے مگر اپنے محرموں سے چھاتی سے
زانو تک اور اپنی عورتیں جو نیک چال کی ہوں اور اونسے بھی اتنا ضرور ہی اور بدراہ عورتوں سے کنارہ
پکڑنا اور نکیری جنکو غرض نہیں وہ کہ کھانے اور سونے میں غرق ہیں شوخی نہیں رکھتے اور لڑکا دس برس تک
اور اپنا غلام بھی محرم ہی بہت علما کے نزدیک اور پانوں کی دھمکی سے معلوم ہوتی ہیں گھونگھرو یا گوجری
اور باریک کپڑا جس سے بدن نظر آئے ننگی برابر ہی اور اتنا بھی نہ کھلے تو بہتر ہی تمام ہوئی عبارت فائدہ کی
اور راقم کہتا ہی کہ اگر عورت اجنبیہ ہو اور یہ شخص ایمن شہوت سے نہو تو منہ اور ہتیلی بھی نہ دیکھی کیونکہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَنْ نَظَرَ اِلٰی مَحَاسِنِ امْرَأَۃٍ اَجْنَبِیَّۃٍ عَنْ شَہْوَۃٍ صُبَّ فِیْ عَیْنَیْہِ
الْاٰنُکُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یعنی جسنے دیکھا طرف منہ عورت اجنبیہ کے شہوت سے گرا جائیگا اوسکے دونوں
انکھوں میں دن قیامت کو سیسہ پگھلا ہوا اور یہی ہی حکم مس اور چھونے منہ اور ہتیلی کا فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ مَسَّ کَفَّ امْرَأَۃٍ لَیْسَ مِنْہَا بِسَبِیْلٍ وُضِعَ عَلٰی کَفِّہٖ جَمْرَۃٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یعنی جسنے
چھوئی ہتیلی ایک عورت کی کہ نہ اوسکی مملوکہ ہی اور نہ منکوحہ رکھی جائیگی دن قیامت کے اوسکی ہتیلی پر
چنگاری اور یہ حکم نسبت اوس عورت کی ہی جو جوان ہو نہ بوڑہی کیونکہ مصافحہ اوس سے درست ہی
اور مس اوسکا جائز کیونکہ خوف فتنہ نہیں اور ابو بکر صدیق رضہ نے بعض عجائز کے ساتھہ مصافحہ کیا اور
اسیطرح عبد اللہ بن زبیر نے اور جائز ہی طبیب کو دیکھنا عورت سے موضع مرض کو بقدر ضرورت

15

اور اسی طرح جائز ہی دیکھنا قابلہ اور ختان کا اور حتی الامکان چھپاوے نظر کو دیکھنے مقام زینت عورت اجنبیہ سے اور
جائز ہی دیکھنا عورت کا مرد سے اوس موضع کا جسکا دیکھنا مرد کو جائز ہی یعنی وہ جگہ جو ستر سے نہین ہی اور اسیطرح
جائز ہی دیکھنا عورت کا عورت سے اوس موضع کا کہ اوسکو مرد نظر کرتا ہی اور اسیطرح جائز ہی مرد کو دیکھنا مقام
مخصوص اپنی لونڈی کا کہ وہ اسپر حلال ہو اور یہی حکم ہی اوسکی زوجہ کا اور اسیطرح دیکھنا تمام بدن دونون کا شہوت
اور بلا شہوت حلال ہی اور اصل اسمین قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہو کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے غُضَّ بَصَرَكَ اِلَّا عَنْ اَمَتِكَ وَ امْرَأَتِكَ یعنی چھپا اپنے بصر کو غیرون سے نہ اپنے لونڈی اور بی بی سے مگر اولی ترک
ہی دونون کے لِقَوْلِهٖ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اِذَا اَتٰی اَحَدُكُمْ اَهْلَهٗ فَلْیَسْتَتِرْ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا یَتَجَرَّدَانِ
تَجَرُّدَ الْعِیْرِ یعنی جب آئے ایک تمہارا اپنی بی بی کے پاس پس چاہیے کہ حتی الامکان پردہ کرے اور برہنہ نہوں مانند
برہنگی حمار وحشی کے اور سوائے اسکے کثرت رویت عورت مورث نسیان ہی جیسا کہ مروی ہی حضرت علی رضی اللہ
عنہ سے مَنْ اَكْثَرَ النَّظَرَ اِلٰی سَوْءَةٍ عُوْقِبَ بِالنِّسْیَانِ یعنی جسنے کثرت کی دیکھنے شرمگاہ عورت کی عذاب کیا
جائیگا نسیان کے ساتھ اور بعض شمائل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ہی کہ نہ دیکھا کبھی اپنا شرمگاہ اور
نہ چھوا اوسکو داہنے ہاتھ سے پس جو شخص اپنی شرمگاہ کے دیکھنے مین ایسا محتاط ہو تو غیر کا شرمگاہ کب
دیکھیگا اور ابن عمر رض فرماتے ہین اولی یہ ہی کہ دیکھے شرمگاہ اپنی عورت کو تا بخوبی لذت حاصل ہو **مسئلہ**
دیکھے مرد ذوات محارم سے منہ اور سر اور سینہ اور پنڈلیان اور دونون بازو اور نہ دیکھے پیٹ اور پیٹھ اور ران
اونکی **مسئلہ** مس اوس موضع کا محارم سے جسکا دیکھنا جائز ہی لاباس بہ ہی بخلاف وجہ اجنبیہ اور اوسکی ہتیلی کے
کہ مس اوسکا مباح نہین اگرچہ نظر مباح ہی کیونکہ شہوت مشکل ملہ ہی لیکن جب کہ خائف ہو اوسپر یا اپنے نفس پر اور
جانتا ہی کہ تھم نہ سکیگا شہوت سے تو نہ دیکھے اور نہ چھوے لِقَوْلِهٖ عَلَیْهِ السَّلَامُ الْعَیْنَانِ تَزْنِیَانِ وَالْیَدَانِ
تَزْنِیَانِ یعنی فرمایا علیہ السلام نے دو آنکھین زنا کرتی ہین اور اون دونو کا زنا نظر ہی اور دونون ہاتھ زنا
کرتے ہین اور یہ زنا اونکا اخذ اور بطش ہو اور حرمت زنا سے محارم اغلظ ہی پس بچنا اوس سے ضرور ہی **مسئلہ**
خلوت اور مسافری محارم کے ساتھ جائز اور لاباس بہ ہی لِقَوْلِهٖ عَلَیْهِ السَّلَامُ لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَۃُ فَوْقَ
ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ وَلَیَالِیْهَا اِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا اَوْ ذُوْ رَحِمٍ مَّحْرَمٍ مِّنْهَا یعنی واسطے فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے نہ سفر کرے عورت زیادہ تین دن اور تین رات سے مگر کہ ہو ساتھ اوسکے اوسکا شوہر یا ذو رحم
محرم وَقَوْلُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلَا لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَۃٍ لَیْسَ مِنْهَا بِسَبِیْلٍ فَاِنَّ ثَالِثَهُمَا
الشَّیْطَانُ اور واسطے فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خبردار ہو ہرگز تخلیہ نکرے مرد ساتھ اوس
عورت کے کہ وہ محارم سے نہو کیون کہ تیسرا اون دونون کا شیطان ہی **مسئلہ** اجنبیہ کے ساتھ کلام

کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چوستے تھے فاطمہ کا اور فرمایا آنحضرت نے جسنے بوسہ دیا اپنے ماں کے پاؤں کو پس گویا چوما اوسنے زینہ جنت کو کذا فی الدر المختار

نکرے لیکن اگر ضعیفہ ہو اور چھینکے یا سلام کرے تو تشمیت اور رد سلام اوسپر جائز ہی اور جوان ہو تو جائز نہین کذا فی الدر المختار مسئلہ جائز ہی دیکھنا مرد کا مملوکہ غیر کو اوس جا کہ جائز ہی دیکھنا اوسکا اوسکے محارم سے یعنی وجہ اور سینہ اور ساقین اور دونون بازو اوسکے اور تھے عمر رضی اللہ عنہ جب دیکھتے کسی باندی کو چہرہ چھپائے تو مارتے اوسکو درہ اور فرماتے گرا اپنے منہ سے اوڑھنی ای گندہ بغل آیا مشابہت کرتی ہی تو ساتھہ بیبیون کی مسئلہ مس موضع نظر کا باندیون سے لاباس بہ ہی جب ارادہ خرید کا ہو گو کہ امین شہوت سے نہو لمکان الضرورۃ مسئلہ خصی کو نظر جانب اجنبیہ کے مباح نہین کیون کہ وہ مانند غیر خصی کی ہی نظر مین مسئلہ جائز نہین بندیکو کہ دیکھے سیدہ اپنے سے مگر اوس جا کہ جائز ہی اجنبی کو دیکھنا اوسکا اوس سے مسئلہ دیکھے عورت اجنبیہ سے منہ اوسکا اور دونون ہتیلی اوسکی فقط اور بندہ اوسکا مانند اجنبی کے ہی پس دیکھے منہ اوسکا اور دونون ہتیلی اوسکی فقط اور آمد و شد رکھے پاس اوسکے بلا اذن اوسکے اجماعا اور سفر نکرے ساتھہ اوسکے اجماعا کذا فی الدر المختار منقولا عن الخلاصہ اور نزدیک امام شافعی اور امام مالک کی نظر کرے اور دیکھے مثل محرم کے پھر اگر خوف شہوت ہو تو نہ دیکھے اوسکے منہ کو مگر پس علت نظر مقید بعدم شہوت ہی ورنہ دیکھنا اوسکا حرام ہی اور یہ حکم اگلے زمانے کا ہی لیکن ہمارے زمانے مین منع کیا جائیگا جوان عورتون سے کذا فی الدر المختار منقولا عن القہستانی وغیرہ مگر دیکھنا نہ چھونا عند الحاجت جائز مانند قاضی اور گواہ کے کہ حکم کرتا اور گواہی اوسپر دیتا ہی اور اسی طرح جائز ہی دیکھنا اوسکا اوسکو جو ارادہ نکاح رکھتا ہی اگرچہ بشہوت ہو بہ نیت سنت نہ بہ نیت قضای شہوت مسئلہ نظر عورت مسلمہ عورت سے مانند نظر مرد کے مرد سے جائز ہی اور ذمیہ مثل مرد اجنبی کی ہی صحیح تر مذاہب مین پس نہ دیکھے بدن مسلمہ کو مسئلہ جو عضو کہ جائز نہین دیکھنا اوسکا پہلے جدا ہونے بدن سے جائز نہین دیکھنا اوسکا بعد جدا ہونے بدن سے اگرچہ بعد موت ہو مانند بال زیر ناف اور بال سر عورت کا اور ہڈی گھٹنے کی جو مردہ ہی اور ہڈی پنڈلی اور ناخن پاے کے نہ ہاتھہ کے کذا فی الدر المختار منقولا عن المجتبی ولیکن ہذا اٰخر الرسالۃ ولہ الحمد فی الاولے والاٰخرۃ وصلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

تمت

خدا کے فضل سے رسالہ نصیحۃ العوام مسند الخواص ستر کے بیان مین باہتمام محمد عبد الرحمن سے مطبع نظامی مین مہینے رمضان شریف میں چھپا

محمد روشن خان حنفی

محمد عبد الرحمن خان

العبد

عبد اللہ

مطبع نظامی ... مین ... چھپا ہوا